60318 ـ نماز جمعہ كے ليے پہلا اور دوسرا وقت كب شروع ہوتا ہے ؟

سوال

حديث ميں نماز جمعہ كے ليے جلدى آنے كى فضيلت بيان ہوئى ہے كہ:
" جو شخص پہلے وقت ميں آتا ہے اسے اونٹ كى قربانى كا اور جو دوسرے وقت ميں اسے گائے كى قربانى كا .... "
ميرى گزارش ہے كہ آپ بتائں كہ يہ پہلا وقت يا گھڑى كب شروع ہوتى ہے، اور كب ختم ہو كر دوسرا وقت شروع ہوتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو شخص پہلے وقت گيا گويا كہ اس نے اونٹ كى قربانى كى، اورجو دوسرے وقت گيا گويا كہ اس نے گائے، اور جو تيسرے وقت گيا گويا كہ اسنے مينڈھا، اور جو چوتھے وقت گيا گويا كہ اس نے مرغى، اور جو پانچويں وقت گيا گويا كہ اس نے انڈے كى قربانى كى، اور جب امام منبر پر چڑھ جائے تو فرشتے بھى حاضر ہو كر خطبہ سننا شروع كر ديتے ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (841) صحيح مسلم حديث نمبر (850).

ان اوقات كى تحديد ميں علماء كرام كے تين اقوال ہيں:

پہلا قول:

يہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے.

دوسرا قول:

يہ طلوع شمش سے شروع ہوتا ہے، امام شافعى، امام احمد وغيرہ كا مسلك يہى ہے.

تيسرا قول:

زوال كے بعد ايك وقت اور گھڑى ہے جس ميں يہ سارے وقت ہيں، امام مالك رحمہ اللہ كا مسلك يہى ہے، اور بعض

شافعیہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے.

اور یہ تیسرا قول ضعیف ہے، بہت سے علماء نے اس کا رد کیا ہے:

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہ تو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے لیے زوال سے متصل نکلا کرتے تھے، اور اسی طرح سب علاقوں اور ملکوں کے آئمہ کرام بھی اور یہ چھٹا وقت یا گھڑی گزرنے کے بعد ہوتا، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ جو شخص زوال کے بعد آئے اسے قربانی اور فضیلت سے کچھ حاصل نہیں ہوا؛ کیونکہ وہ تو صحیفہ بند ہونے کے بعد آیا ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ وقت اور گھڑیاں تو اس لیے بیان ہوئی ہیں کہ لوگوں کو جلدی آنے کے لیے تیار کیا جائے، اور پہلے آنے میں سبقت لے جانے کی فضیلت حاصل ہو، اور پھر پہلی صف ملے، اور جمعہ کا انتظار اور نفل ونوافل اور ذکر واذکار میں مشغول رہا جائے، اور زوال شمس کے بعد جانے سے یہ سب کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور نہ ہی زوال کے بعد آنے کی کوئی فضیلت ہے؛ کیونکہ اس وقت تو اذان ہو گی اور اس سے تاخیر کرنا حرام ہے" انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 414).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" امام مالك رحمہ اللہ کا قول آثار و احادیث کے خلاف ہے؛ کیونکہ جمعہ کی ادائیگی زوال کے وقت مستحب ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ جلد ادا کیا کرتے تھے، اور جب امام نکلتا ہے تو صحیفے اور رجسٹر بند کر دیے جاتے ہیں، جو شخص اس کے بعد آئے اس کا جمعہ نہیں لکھا جاتا، تو اس کو کونسی فضیلت ملی ؟! انتہی

دیکھیں: (2 / 73).

دوسرا قول صحیح ہے، یہ کہ یہ اوقات اور گھڑیاں طلوع شمس سے شروع ہوتی ہیں، اور طلوع شمس سے لیکر جمعہ کی اذان تك یہ چھ اوقات تقسیم ہوتے ہیں، اور اس کا ہر جزء حدیث میں " ساعۃ" گھڑی مقصود ہو گا.

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

جمعہ کے روز پہلی گھڑی یا وقت کب شروع ہوتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اوقات یا گھڑیاں ذکر کیں وہ پانچ ہیں:

فرمان نبوي صلى اللہ علیہ وسلم ہے:

" جو شخص پہلی گھڑی میں آیا گویا کہ اس نے اونٹ قربان کیا، اور جو دوسری میں آیا گویا کہ اس نے گائے قربان کی، اور جو تیسری میں آیا گویا اس نے مینڈھا قربان کیا، اور جو چوتھی میں آیا گویا کہ اس نے مرغی قربان کی، اور جو پانچویں میں آیا گویا کہ اس نے انڈا قربان کیا "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع شمس سے لیکر امام کے آنے تك کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا، تو اسطرح ہر حصہ تقریبا اس وقت معروف ایك گھنٹہ کے برابر ہو گا، اور بعض اوقات اس سے زیادہ یا کم بھی، کیونکہ وقت میں تغیر ہوتا رہتا ہے، لہذا طلوع شمس سے لیکر امام کے آنے تك پانچ گھڑیاں ہیں، اور ان کی ابتدا طلوع شمس اور ایك قول یہ بھی ہے کہ طلوع فجر سے ہوتی ہے، لیکن پہلا قول زیادہ راجح ہے؛ کیونکہ طلوع شمس سے قبل تو نماز فجر کا وقت ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (16 / سوال نمبر1260).

اس مسئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کی کتاب " زاد المعاد (1 / 399 - 407) دیکھیں.

واللہ اعلم .